جابرہ سلاطین اور علمائے حق

(از مولوی محمد اقبال صاحب متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

ترجمہ: اے امت محمدیہ کے لوگو تم بہترین امت ہو کہ لوگوں کو بھلائیاں بتانے اور برائیوں سے منع کرنے کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔

برادران ملت! آج دنیا میں علم اور علمائے دین کی کوئی عزت نہیں کل تمام جہان میں جن کا سکہ بیٹھا ہوا تھا بڑے بڑے بادشاہ ان کے در پر جبیں سائی کرتے تھے آج انھیں امرا اپنے ہاتھوں کا رومال بنائے ہوئے ہیں ہمیں غور کرنا چاہئے کہ آخر اس انقلاب کی کیا وجہ ہے وہی پہلا علم ہے لیکن اس کا اثر کیوں نہیں۔ تاریخ عالم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے سابقین اس علم کے مقتضا پر عمل کرتے تھے اس علم نے سکھایا تھا کہ افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطانٍ جائرٍ۔ یعنی کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہدینا بہترین جہاد ہے۔ نیز فرمایا گیا ہے کہ مومن کے دل میں خدا کے سوا کسی کا خوف ہی نہیں ہوتا میں بتاؤں گا کہ انھوں نے اس تعلیم پر کس طرح عمل کیا۔ ان کو قتل کیا گیا محبوس کیا گیا ان کی زبانیں نکلوائی گئیں لیکن وہ حق گوئی سے باز نہ آئے۔ جابر اور ظالم بادشاہوں نے ان کو اعلان حق پر ہزارہا مصائب پہنچائے۔ لیکن ان کی زبانیں سچائی سے نہ رکیں۔ وہ ایک پہاڑ تھے کہ باد صرصر کے جھونکے انپر کچھ اثر نہ کرتے تھے۔ لیکن آج انہی چیزوں کے ترک سے علماء ذلیل ہیں۔

ایک مرتبہ ابن السکیت مصنف اصلاح المنطق سے متوکل (خلیفہ بغداد) نے پوچھا کہ میرے بیٹے معتز اور موئد بہتر ہیں یا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما۔ ابن السکیت جواب دیتے ہیں کہ علیؓ کا خادم قنبر بھی تجھ سے اور تیرے دونوں بیٹوں سے افضل ہے۔ اور حسنؓ وحسینؓ کا کیا پوچھنا متوکل اس جواب سے برہم ہوجاتا ہے اس کو غصے سے تاب نہیں رہتی۔ اور ابن السکیت کی زبان (جس نے کلمہ حق کہا تھا) نکلوالیتا ہے وہ تڑپ تڑپ کر جان دیدیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ کی مشہور ہستی محتاج بیان نہیں اسلام میں جو مسائل ایسے تھے کہ جن کی وجہ سے تشتت وافتراق پیدا ہوا ان میں ایک معرکۃ الآراء مسئلہ قرآن کے حادث اور قدیم ہونیکا بھی تھا معتزلہ نے قرآن کو مخلوق کہا اور سلطنت وقت نے بھی اس کی تائید کی چنانچہ اسی مسئلہ کیواسطے سینکڑوں علماء قتل کئے گئے قید کئے گئے انپر کوڑے برسائے گئے۔ انہی علماء میں سے امام احمد بن حنبل بھی تھے مامون کے زمانہ میں بھی انھوں نے ہزارہا تکالیف برداشت کیں لیکن معتصم کے زمانہ میں یہ فتنہ اور بڑھ گیا ان کو معتصم گرفتار کراتا ہے اور مناظرہ ہوتا ہے امام صاحب بڑے بڑے علماء معتزلہ کے دانت کھٹے کردیتے ہیں ان کے اس جواب کو سنکر قریب تھا کہ معتصم آزاد کردیتا لیکن پھر معتزلین کی جماعت نے اس کو بھڑکایا اور قید کرادیا ان کے پاؤں میں بوجھل بیڑیاں تھیں ان سے کہا جاتا ہے کہ اسی حالت میں خود بخود اونٹ پر سوار ہوں آخر بہ ہزار دقت اونٹ پر سوار ہوتے ہیں انپر کوڑے برسائے جاتے ہیں جب پہلا کوڑا پڑتا ہے تو کہتے ہیں "بسم اللہ" دوسرا پڑتا ہے تو کہتے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ تیسرا پڑتا ہے تو کہتے ہیں "لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا" آخر کوڑے پڑتے پڑتے بیہوش ہوجاتے ہیں۔ آہ وہ

کیسا منظر تھا اتنے بڑے عالم کے پیٹھ پر کوڑے برسائے جا رہے تھے بدن سے خون کا فوارہ جاری تھا۔ آسمان یہ نظارہ دیکھکر دہل جاتا ہے زمین کانپ جاتی ہے ثقلین سکتے میں آجاتے ہیں لیکن ظالم لوگ ظلم سے باز نہیں آتے اور عاشق خدا ورسول بھی باوجود ان تکالیف کے حق کہنے سے نہیں رکتے۔ پھر جب انھیں ہوش آتا ہے تو زبان پر وہی کلمہ حق (القرآن کلام اللہ غیر مخلوق) جاری رہتا ہے معتصم ان کو لالچ بھی دلاتا ہے لیکن فرماتے ہیں کہ میں تمہارا کہنا کیسے مانوں جبکہ خدا ورسولؐ نے مجھے یہ حکم نہیں دیا۔ جب مامون کے زمانہ میں خلق قرآن کا فتنہ چلا تو مکہ میں شیخ عبدالعزیز کنانی کو خبر ہوئی انکا جذبہ حقانیت جوش میں آیا جاکر حقانیت کی آواز کو بلند کرتے ہیں اور اس خلیفہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتے جو اس مسئلہ کے متعلق بہت سے علماء کو تکالیف پہنچا چکا اور قتل وقید کرا چکا تھا۔ مامون الرشید ان کو ایک جگہ بٹھا دیتا ہے اور تمام رؤساء وامراء کو اس طرف سے گذارتا ہے اپنی مسلح فوجیں برہنہ ہتھیار کئے ہوئے بھی گذارتا ہے تاکہ عبدالعزیز کے دل میں رعب طاری ہوجائے اور وہ اس بات سے اعراض کرلیں لیکن ہاں جس کے دل میں خوف خدا ہو۔ اس کو مادی طاقتیں کیا ڈرا سکتی ہیں آخر مناظرہ ہوتا ہے اور لیغفوا جاء الحق وزھق الباطل۔ امام عبدالعزیز مظفر ومنصور لوٹتے ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر سے سلطنت بنوامیہ خفا ہوگئی تھی اور چاہتی تھی کہ کسی طرح سے انھیں قتل کردیا جائے چنانچہ حجاج نے گرفتار کرکے ان سے بہت سے سوالات کئے جو مذہبی تھے اور سیاسی رنگ لئے ہوئے تھے لیکن انھوں نے یہاں بھی حقگوئی سے کنارہ کشی اختیار نہ کی اور حجاج کے غصے کو تیز کرتے گئے۔ آخر وہ جھلا کر کہتا ہے کہ بتاؤ میں تمہیں کس طرح قتل کروں وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر تو مجھکو قتل کریگا تو تو بھی قتل کیا جائیگا حجاج کہتا ہے کہ کیا میں معاف کردوں سعید کہتے ہیں تیری کیا بساط ہے کہ تو کسی کو قتل یا بری کرسکے بغیر خدا کے حکم کے۔ حجاج جلادوں سے کہتا ہے کہ لیجا کر قتل کردو۔ حضرت سعیدؒ باہر آکر ہنستے ہیں سبب پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ میں حجاج کی جرأت اور خدا کے حلم پر تعجب کرتا ہوں غرضیکہ وہ قتل کردیئے جاتے ہیں اور ایک مہینہ کے اندر ہی حجاج بھی فوت ہوجاتا ہے ؂

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را　✢　چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ایک مرتبہ طاؤس یمانی ہشام بن عبدالملک خلیفہ کا نام لیکر سلام کہتے ہیں اور امیرالمومنین نہیں کہتے ہشام وجہ دریافت کرتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ تیری حکومت سے قوم راضی نہیں اس لئے تجھکو ان کا امیرالمومنین کہنا جھوٹ ہے ہشام کہتا ہے نصیحت کیجئے وہ فرماتے ہیں کہ خدا سے ڈر کیونکہ زمین تیرے جور وظلم سے بھر گئی۔

سعید بن مسیب برسرعام اعلان کرتے ہیں کہ یہ ظالم خلیفہ کتوں کا پیٹ بھرتے ہیں لیکن انسانوں کو ان سے امان نہیں سلیمان بن عبدالملک جیسے دبدبہ اور بارعب خلیفہ سے ابوحازم کہتے ان اباءك قھروا الناس بالسیف واخذوا الملك عنوة من غیر مشورة من المسلمین ولا رضا منھم یعنی تیرے آباواجداد نے تلوار کے ذریعہ لوگوں پر ظلم کیا اور بلا قوم کی رضا اور مشورہ کے زبردستی ملک چھین لیا۔ سلیمان کہتا ہے کیا کروں جواب دیتے ہیں جن کا حق ہے ان کو واپس کردے۔ سلیمان کہتا ہے کہ میرے لئے دعا کیجئے وہ فرماتے ہیں خدایا اگر سلیمان حق پر چلے تو اُسے مہلت دے ورنہ تو ہے اور اس کی گردن۔

مامون کے زمانہ میں پکار پکار کر کہا جاتا۔ یا ظالم! انا ظالم ان لم اقل لک یا ظالم۔ یعنی میں ظالم ٹھہروں گا اگر تجھکو ظالم کہہ کر نہ پکاروں۔ امام یزید بن حبیب تابعیؒ بیمار تھے ان کی عیادت کیلئے ابن سہیل والی مصر آیا۔ اور دریافت کیا کہ جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں۔ آپ غصہ سے بیتاب ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ روزانہ خدا کے بندوں کا خون بہاتا ہے اور مچھر کے خون کا فتوی پوچھتا ہے؟ اسی طرح سے امام مالک امام ابن تیمیہ۔ امام ابو حنیفہ امام بخاری وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین حق کے لئے ہزارہا آلام وستم سہتے لیکن ان خدا کے بندوں نے کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر پر عمل کرکے اپنے کو خیر الامم قرار دیا۔ اور ان کو ظالم کا ظلم جابر کا قہر اور کسی طرح کا طمع حق بات کہنے سے نہ روک سکا اور وہ ہمارے واسطے نمونہ چھوڑ گئے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخوں غلطیدن ✤ خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

لیکن آج ہم اپنے فرض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غافل پڑے ہوئے ہیں اسلام کی سراسر توہین کی جاتی ہے مگر ہمیں ذرا بھی احساس نہیں ہوتا ہمیں چاہئے کہ کوئی حکومت ہو کوئی طاقت ہو کوئی سزا کوئی حرص وطمع ہو سب کو حق کے مقابل میں پیر سے ٹھکرا دیں اور پھر سلف کا نقشہ پیش کر دیں۔ جب تک علماء میں خودداری وغیر تمندی کا احساس، حق گوئی وحق پسندی کا جذبہ نہیں پیدا ہوگا وہ کبھی معزز وسربلند نہیں ہو سکتے۔ اللہ ہماری کمزوریوں کو دور کرے اور ہمیں دارین کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

رحمة للعالمین رب العالمین کی حفاظت میں

(از مولوی ضیاء الدین صاحب ضیاؔ الہ آبادی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

اخوان ملت! یہ دستور چلا آرہا ہے کہ جب کبھی حق کی نورانی کرنیں عالم فانی میں نمودار ہوئیں اسوقت شیفتگان کفر وپیروان ضلالت نے اس غیر فانی نور کو محو اور نیست نابود کرنے کی سرتوڑ کوششیں کیں لیکن پرستاران باطل کی تمام کوششیں بیکار اور ضائع اور تمام کاوشیں بے سود ثابت ہو کر رہیں کیوں نہ ہو جبکہ اس کی ذمہ داری ایسی ذات نے لی ہوئی ہے جو علیم وخبیر، عزیز وقدیر ہے۔ کوئی دنیاوی انسانی مادی طاقت نہیں کہ اس کو ادنی سی بھی زک پہنچا سکے چنانچہ ارشاد ربانی ہے ایۃ۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ۔ اس آیت کا ترجمہ شاعر نے کیا خوب کیا ہے ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ✤ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ یعنی اللہ نے اپنا رسول دین حق اور ہدایت کے ساتھ بھیج دیا ہے تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے۔